زرد چہرہ ہے، نحیف و زار ہوں — ماتمِ سجّاد میں بیمار ہوں
مثلِ بوئے گل سفر ہوگا مرا — وہ نہیں میں، جو کسی پر بار ہوں
بلبلیں دم بھر جدا ہوتی نہیں — کس گلِ تر کے گلے کا ہار ہوں
عالمِ پیری میں آئے کون پاس — اے عصا گرتی ہوئی دیوار ہوں
دیکھ کر پستی، ملا ہے مجھ کو اوج — گر کے جو اٹھتی ہے، وہ دیوار ہوں
ہر کس و ناکس سے جھکنے کا نہیں — ہمدمو! میں تیغِ جوہر دار ہوں
بس ہے مجھ کو نانِ خشک و آبِ سرد — اے فلک! کس کس کا منت دار ہوں؟
اے زمیں! مجھ کو حقارت سے نہ دیکھ — آسماں کا طرۂ دستار ہوں

ق

شہ کو صغرا نے یہ عرضی میں لکھا — رحم کیجے، طالبِ دیدار ہوں
شام سے گنتی ہوں تارے، تا سحر — صورتِ مہتاب شب بیدار ہوں
شربتِ دیدار ہے میری دوا — اے مسیحائے زماں، بیمار ہوں

ق

کہتے تھے عباس اے فوجِ یزید — میں غلامِ سیدِ ابرار ہوں
میرا آقا ہے حسین ابنِ علی — ابنِ زہرا کا علم بردار ہوں
زورِ جعفر کا مرے بازو میں ہے — جنگ کرنے کے لیے طیار ہوں
کون ہے کونین میں مجھ سا جری — صف شکن ہوں صفدر و جرار ہوں
کاٹ ڈالوں گا سرِ اعدائے دیں — ذوالفقارِ حیدرِ کرار ہوں

ق

کہتے تھے عابد اٹھیں کیوں کر قدم — اے ستم گارو! نحیف و زار ہوں
دم بدم کھینچو نہ میرے ہاتھ کو — پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں
میں پیادہ، تم ہو گھوڑوں پر سوار — کس طرح دوڑوں بہت بیمار ہوں

ق

کہتے تھے اعدا سے حضرت وقتِ جنگ — ورثہ دارِ حیدرِ کرار ہوں
میں چڑھا ہوں مصطفیٰ کے دوش پر — میں شبابِ خلد کا سردار ہوں
جبر میں نے خود کیا ہے اختیار — ورنہ جو چاہوں کروں، مختار ہوں
خرمنِ ہستی ابھی ہو جل کے خاک — برقِ قہرِ حضرتِ قہار ہوں
بنتِ احمد کا پیا ہے میں نے شیر — شیر ہوں، جرار ہوں، کرار ہوں
پہلے حملے میں الٹ دوں فوج کو — ایک دم میں ان صفوں سے پار ہوں
بیچ میں ہے امتِ جد کا قدم — کیا کروں، مجبور ہوں، ناچار ہوں

ق

بولا حر، لالچ دیا جب شمر نے — میں نثارِ سیدِ ابرار ہوں
پھر فدا ہونے کی حسرت ہو مجھے — شاہ پر صدقے اگر سو بار ہوں
مجھ کو بہکاتا ہے او مردودِ خلق! — تو ہے غافل، اور میں ہشیار ہوں
چھوڑ کر کعبے کو آؤں سوئے دیر — نور ہو کر پھر شریکِ نار ہوں

ق

کہتی تھی تیغِ علیؑ، یا شاہِ دیں — حکم اگر دیجے تو آتش بار ہوں
سب کو کر دیتی ہوں ذبح، اک آن میں — عرش سے اتری ہوئی تلوار ہوں
وار میرا، روک سکتا ہے کوئی! — پیر کر دم میں صفوں سے پار ہوں
میں نے کاٹے ہیں پرِ روح الامیں — میں علیؑ کی تیغِ جوہر دار ہوں
چار آئینہ ہو بر میں، یا زرہ — چاک کر دوں اس کو جس سے چار ہوں
کیا کروں اے خامسِ آلِ عبا — آپ کے اس رحم سے ناچار ہوں

کہتی تھی زینبؑ دہائی، یا علیؑ! — سر برہنہ میں سرِ بازار ہوں

سوکھ کر کانٹا ہوا ہوں پر انیسؔ
آنکھ میں دشمن کی اب تک خار ہوں